مدرسین مدرسۂ نظامیہ بغداد

ڈاکٹر محمد سہیل شفیق
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی

مدرسۂ نظامیہ بغداد(۱)، سلطنت عباسیہ کی زینت، بغداد کی آبرو اور سلجوقی وزیر اعظم نظام الملک طوسی (۲) کا سب سے اہم کارنامہ تھا۔ نظام الملک وہ پہلا شخص تھا جس نے بادشاہِ وقت کی رضامندی سے اپنے زیرِ اقتدار تمام اسلامی شہروں اور علاقوں میں مدرسے تعمیر کیے اور انہیں ایک نظم (بورڈ یا وفاق) کے ماتحت کیا۔ ملکی سطح پر اور مملکت کے خرچ پر سلسلہء مدارس کا قیام اور انہیں ایک نظم کے تحت لانا ایک نئی بات تھی جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔(۳) نظامیہ بغداد کے آغاز کے بعد تمام ممالک محروسہ، دولت سلجوقیہ میں مدرسے کھل گئے۔ کوئی بڑا شہر ایسا نہ رہا جس میں مدرسہ نہ ہو۔ جو مدرسے خواجہ نظام الملک نے قائم کیے وہ سب نظامیہ کہلائے اور اپنے شہروں کی نسبت سے مشہور ہوئے۔(۴)

نظامیہ بغداد ان مدارس میں سے سب سے بڑا اور مشہور مدرسہ تھا جو نظام الملک طوسی کے حکم سے پانچویں صدی ہجری کے نصف دوم کے اوائل میں عباسی دارالخلافہ مدینۃ السلام بغداد میں تعمیر ہوا۔ بغداد اس زمانے میں دنیائے اسلام کا ایک اہم ترین سیاسی وعلمی اور ادبی مرکز تھا۔ مدرسۂ نظامیہ بغداد وسیع تر انتظامات کے ساتھ قائم ہوا۔ نظام الملک نے اہل علم اساتذہ کا انتخاب کیا، مدرسین اور طلبہ کے لیے تنخواہیں اور وظائف مقرر کیے۔ جس کی بدولت نظامیہ بغداد بہت جلد ایک بڑے اسلامی دارالعلوم کی صورت میں ظاہر ہوا اور اس نے دور دراز کے مسلمان علاقوں کے طلبہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ نظامیہ بغداد تین صدیوں تک عملاً قائم رہا اور اسلامی ممالک کے اربابِ دانش کا قبلہ بنا رہا۔

مدرسہ نظامیہ بغداد کا معیارِ تدریس ہمیشہ بلند رہا کیونکہ اسے اس دور کے بہترین علماء وفضلاء کی خدمات حاصل تھیں۔ نظامیہ بغداد میں مدرس کے منصب کے لیے کسی کا انتخاب ہوجانا، ایک عالم کے لیے سب سے بڑا اعزاز اور منتہائے ترقی سمجھا جاتا تھا۔ نظامیہ بغداد میں مدرس کا اعلیٰ عہدہ صرف انہی افراد کو ملتا تھا جو اپنے زمانے کے اعلیٰ ترین علمی مدارج رکھتے تھے۔ علمی فضائل کے ساتھ ساتھ نظامیہ کے مدرسین اخلاقی اور سماجی لحاظ سے بھی اعلیٰ سطح کے ہوتے تھے وہ پاکدامن، نیکوکار اور عام لوگوں اور ارباب حکومت کے یہاں قابل اعتماد واحترام ہوتے تھے۔ یہ اعتماد اس درجے کا ہوتا تھا کہ کبھی تو خلیفہ کے انتخاب کے معاملہ میں وہ شرکت کرتے تھے۔(۵) اور کبھی خلفاء اور سلاطین کے مابین پیغام رسانی اور مملکت کے پیچیدہ ومشکل گھتیاں سلجھانے کی ذمہ داری ان پر ڈالی جاتی تھی۔(۶) مدرسہ نظامیہ کے اساتذہ کی تعداد ہماری تحقیق کے مطابق سو سے زیادہ تھی۔ افسوس کہ ان علماء کے حالات کے متعلق کتابیں مرورِ ایام سے ناپید ہوچکی ہیں۔ جن اساتذہ کے حالات دستیاب ہوسکے ہیں وہ بہ ترتیب حروف تہجی درج ذیل ہیں:

ا۔ ابن ابی کدیہ تمیمی قیروانی: ابن ابی کدیہ تمیمی قیروانی محمد بن عتیق، مدرس نظامیہ بغداد، آپ نظامیہ بغداد میں علم الکلام کا درس دیا کرتے تھے۔ ۵۱۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۷)

۲۔ ابن الشامی: ابن الشامی، آپ مدرسہ نظامیہ بغداد میں مدرس تھے۔ ۵۶۹ھ میں آپ کو نظامیہ کی تدریس سے الگ کردیا گیا۔ آپ کی جگہ ابوالخیر قزوینی منصبِ تدریس پر فائز ہوئے۔ (۸)

۳۔ ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی فیروز آبادی: ابراہیم بن علی بن یوسف فیروز آبادی، شیخ الشافعیہ، آپ نظامیہ بغداد میں مدرس تھے۔ ۳۹۳ھ میں اور بعض کے قول کے مطابق ۳۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ایران میں ابوعلی عبداللہ بیضاوی سے فقہ سیکھی، پھر ۴۱۵ھ میں بغداد آئے اور قاضی ابوالطیب طبری سے فقہ سیکھی۔(۹) آپ نے قاضی ابوالطیب طبری کی بکثرت مصاحبت کی اور آپ سے فائدہ اٹھایا۔ مجلس میں آپ کی نیابت بھی کی۔ قاضی صاحب نے آپ کو اپنے حلقے میں دہرائی کرنے پر مقرر کیا۔(۱۰)

آپ نے حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی البرقانی اور ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان البراز اور ابوالفرج محمد بن عبداللہ الخرجوشی الشیرازی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا۔(۱۱)

آپ وہ پہلے شخص ہیں جو خواجہ نظام الملک کے فرمان سے مدرسہ نظامیہ بغداد کی رسمِ افتتاح کے موقع پر اس مدرسہ میں استاد مقرر ہوئے۔ لیکن آپ نے اس سے اجتناب کیا تو ۱۰ ذیقعدہ ۴۵۹ھ سے یکم ذی الحجہ تک بیس دنوں کے لیے وقتی طور پر ابونصر بن سباغ آپ کی جگہ کرسی تدریس پر بیٹھے۔ اس کے بعد ارباب حل وعقد نے خواجہ نظام الملک کے حکم پر بااصرار آپ کو راضی کیا۔ آپ نے منصبِ تدریس قبول کرلیا اور تاحیات اس منصب پر فائز رہے۔(۱۲) اس دوران فقہ

شافعی کے بہت سے طلباء جو آگے چل کر عالم اسلام کے بہت سے شہروں اور ملکوں میں علمی، مذہبی اور اعلیٰ سیاسی مناصب پر فائز ہوئے۔ آپ کے درس میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ آپ نے خود اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''عراق سے لے کر خراسان تک جس شہر اور قصبہ میں بھی گیا تو وہاں کا مفتی، قاضی یا خطیب میرا ہی شاگرد نکلا'' (۱۳)

آپ عابد وزاہد، بڑی شان والے، فقہ، اصول فقہ، حدیث اور دوسرے بہت سے فنون میں امام تھے۔ آپ کی بہت سے مفید تصانیف ہیں جیسے: المهذب فی المذهب، التنبیه، النکت فی لاخلاف، اللمع فی اصول فقه، التبصره اور طبقات الشافعیه وغیرہ۔ (۱۴)

آپ نے ۱۲ جمادی الآخرۃ ۴۷۶ھ میں وفات پائی۔ دار الخلافہ کے باب الفردوس میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا، پھر جامع القصر میں دوبارہ آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب ابرز میں ناحیہ کے قریبی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ (۱۵)

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ جب آپ فوت ہو گئے تو فقہاء نے نظامیہ میں آپ کی تعزیت کی اور موید الملک نے آپ کی جگہ ابو سعد کو متولی مقرر کیا، اور جب نظام الملک طوسی کو اطلاع ملی تو اس نے لکھا کہ آپ کی وجہ سے مدرسہ کو ایک سال تک بند کرنا واجب تھا۔ اس نے حکم دیا کہ آپ کی جگہ شیخ ابو نصر الصباغ پڑھائیں گے۔ (۱۶)

۴۔ ابوالبرکات عبدالرحمٰن بن ابی الوفاء الانباری النحوی: ابوالبرکات عبدالرحمٰن بن ابی الوفاء، محمد بن عبیداللہ ابن سعید محمد بن الحسن بن سلیمان الانباری، الملقب کمال الدین النحوی، آپ علم نحو میں ان آئمہ میں سے تھے، جن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ آپ نے بچپن سے لے کر وفات تک بغداد میں سکونت رکھی۔ نظامیہ بغداد میں فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی، ابو منصور ابن الجوالیقی سے لغت پڑھی اور الشریف ابوالسعادات ہبۃ اللہ الشجری کی صحبت اختیار کی اور ادب میں تبحر حاصل کیا۔ (۱۷)

آپ نظامیہ بغداد میں نحو کے صدر مدرس کے منصب پر فائز تھے۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ جس نے بھی آپ سے پڑھا، وہ ممتاز ہو گیا (ما قرا علیه احد الا وتمیز)۔ آخری عمر میں آپ عبادت میں مشغول ہو کر اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گئے اور دنیا اور اہلِ دنیا کی مجالست چھوڑ دی۔ (۱۸)

آپ کی تصانیف میں کتاب ''اسرار العربیه''، کتاب "المیزان" اور "طبقات الادباء" شامل ہیں۔ آپ کی ولادت ربیع الثانی ۵۱۳ھ میں اور وفات ۹ شعبان ۵۷۷ھ کی شبِ جمعہ کو بغداد میں ہوئی۔ آپ کو باب ابرز میں شیخ ابو اسحاق شیرازی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ (۱۹)

۵۔ ابوالحزم مکی بن زیان: ابن شبتہ بن صالح، الماکسینی، آپ بغداد آئے اور علی ابن الخشاب، ابن القصار اور کمال انباری سے علم حاصل کیا۔ آپ شام گئے تو بہت سے لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا، جن میں شیخ علم الدین سخاوی

وغیرہ بھی تھے۔آپ نابینا تھے۔آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں:

اذا احتـــاج الـــنـــوال الـــی شـــفـیـــع

فـــلا تـــقـبـلـــه تـــصـبـــح قـــرر عیـــن

اذا عیف الـــنـــوال لـــفـــرد مـــن

فـــاولـــی ان یـــعـــاف لـــمـــنتیـــن

''جب بخشش، سفارش کی محتاج ہوتو اسے قبول نہ کر، تیری آنکھ ٹھنڈی ہوجائے گی، اور جب بخشش کو صرف احسان کی وجہ سے ناپسند کیا گیا ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ دو احسانات کی وجہ سے اسے ناپسند کیا جائے۔''(۲۰)

۶۔ابوالحسن فارقی: ابوالحسن علی بن علی بن سعادۃ الفارقی، آپ فاضل فقیہ، مناظر اور واعظ تھے۔میافارقین میں آپ کی پیدائش ہوئی۔آپ نے تبریز کا سفر کیا اور وہاں فقیہ علی ابوعمر سے فقہ پڑھی اور سماع حدیث کیا۔پھر آپ بغداد آئے اور شیخ ابوالنجیب سہروردی کی صحبت اختیار کی اور کچھ عرصے وعظ کیا۔پھر آپ نے نظامیہ بغداد میں سکونت اختیار کرلی اور مدرس نظامیہ بغداد ابن بندار دمشقی سے کسب فیض کیا، دہرائی کی اور مدرس کے منصب پر پہنچے۔۶۰۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۲۱)

۷۔ابوالحسن علی بن ابی زید محمد بن علی الفصیحی الاستراباذی: ابوالحسن علی بن ابی زید محمد بن علی النحوی، المعروف بالفصیحی الاستراباذی، آپ نے مولف ''الجمل الصغری'' عبدالقاہر جرجانی سے نحو سیکھی اور اس میں تبحر حاصل کیا۔آپ اپنے زمانے میں اس کے سب سے بڑے ماہر تھے۔آپ بغداد آئے اور اسے اپنا وطن بنالیا اور مدت تک مدرسہ نظامیہ میں پڑھایا۔پھر تشیع کا اقرار کرنے کی وجہ سے نظامیہ کی تدریس اور مدرسہ کے قیام وطعام سے محروم کردیا گیا۔آپ نہایت صحیح تحریر لکھتے تھے۔آپ نے ادب کی بہت کتابیں لکھیں اور آپ سے بے شمار لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔۱۳ذی الحجہ ۵۱۶ھ میں بدھ کے روز بغداد میں وفات پائی۔(۲۲)

۸۔ابوالحسن علی بن محمد بن علی الطبری الکیاالھراسی: ابوالحسن علی بن محمد بن علی الطبری، الملقب عمادالدین، المعروف بالکیاالھراسی، الفقیہ الشافعی، آپ طبرستان کے باشندے تھے۔آپ نیشاپور گئے اور مدت تک امام الحرمین ابوالمعالی الجوینی سے فقہ سیکھتے رہے حتیٰ کہ ماہر ہوگئے۔پھر نیشاپور سے بیہق چلے گئے اور وہاں مدت تک پڑھایا، پھر عراق چلے گئے اور نظامیہ بغداد کی تدریس سنبھال لی، اور تاحیات پڑھاتے رہے۔آپ درس میں امام الحرمین کی دہرائی کرنے والوں کے سرکردہ لوگوں میں سے تھے اور ابوحامد غزالی کے ثانی تھے۔(۲۳)۳محرم ۴۹۵ھ کو آپ کو گرفتار کرلیا گیا اور

نظامیہ کی تدریس سے معزول کردیا گیا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ کسی نے سلطان کے پاس آپ پر تہمت لگائی کہ یہ باطنی ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے اس سے آپ کی براءت کی گواہی دی تو دارالخلافہ سے رہائی کا پیغام آیا۔(۲۴) اس کے بعد آخری عمر تک نظامیہ بغداد میں تدریس میں مشغول رہے۔(۲۵)

الکیا الھر اسی کی ولادت ذوالقعدہ ۴۵۰ھ میں ہوئی اور وفات یکم محرم ۵۰۴ھ کو بروز جمعرات بوقت عصر بغداد میں ہوئی اور تدفین شیخ ابواسحاق شیرازی کے قبرستان میں ہوئی۔(۲۶)

۹۔ابوالحسن علی بن ھبۃ اللہ بن عبدالسلام: ابوالحسن علی بن ھبۃ اللہ بن عبدالسلام، مدرس نظامیہ بغداد، آپ سے عمادالدین کاتب اصفہانی نے نظامیہ بغداد میں حدیث کا سماع کیا۔(۲۷)

۱۰۔ابوالحسن قزوینی: ابوالحسن قزوینی، آپ نظامیہ بغداد میں مدرس تھے۔(۲۸)

۱۱۔ابوالخیر اسمٰعیلی: ابوالخیر اسمٰعیلی، مدرس نظامیہ بغداد، ۵۸۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۲۹)

۱۲۔ابوالخیر قزوینی: آپ نظامیہ بغداد میں مدرس تھے۔ابن الشاشی کی معزولی کے بعد ۵۶۹ھ میں آپ مدرس کے منصب پر فائز ہوئے۔(۳۰)

۱۳۔ابوالسعادات، ھبۃ اللہ بن علی شجری بغدادی: ابوالسعادات، ھبۃ اللہ بن علی بن شجری بغدادی، عالم نحو، آپ بغداد کے عظیم علماء میں سے تھے۔ نظامیہ بغداد میں ابوالبرکات انباری کے استاد نحو تھے۔۵۴۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۳۱)

۱۴۔ابوالعباس بن عون احمد بن محمد بن دری: ابوالعباس بن عون، احمد بن محمد بن دری، مدرس نظامیہ بغداد، آپ نظامیہ میں ہی مقیم تھے۔۵۹۸ھ میں آپ نے وفات پائی۔(۳۲)

۱۵۔ابوالفتح احمد بن علی بن برہان: ابوالفتح احمد بن علی بن برہان جو ابن الحمامی کے نام سے مشہور ہیں، آپ نے ابوالوفا ابن عقیل سے فقہ سیکھی، اور امام احمد کے مذہب میں یکتا ہوگئے۔پھر کچھ باتوں کے باعث آپ کے اصحاب ناراض ہوگئے، تو اس بات نے آپ کو امام شافعی کے مذہب کی طرف مائل ہونے پر آمادہ کیا۔آپ نے الشاشی اور امام غزالی سے اشتغال کیا اور ماہر ہوگئے۔آپ نے ایک ماہ نظامیہ بغداد میں پڑھایا۔ جمادی الاولی ۵۱۷ھ میں آپ نے وفات پائی اور باب البرز میں دفن ہوئے۔(۳۳)

۱۶۔ابوالفتح احمد بن علی بن محمد الوکیل: ابوالفتح احمد بن علی بن محمد الوکیل، المعروف بابن برہان، الفقیہ الشافعی، آپ اصول وفروع اور متفق اور مختلف میں متبحر تھے۔آپ نے ابوحامد غزالی، ابوبکر الشاشی اور الکیا الھر اسی سے فقہ سیکھی اور اس میں ماہر ہوگئے۔اصول فقہ میں آپ نے کتاب ''الوجیز'' تصنیف کی اور بغداد میں ایک ماہ سے کم عرصہ مدرسہ نظامیہ

کی تدریس کی ذمہ داری کوسنبھالا ا۔۵۲۰ھ میں بغداد میں وفات پائی ۔(۳۴)

۱۷۔ابوالفتح اسعد بن ابی نصر بن ابی الفضل المیہنی : ابوالفتح اسعد بن ابی نصر بن ابی الفضل المیہنی ،الفقیہ الشافعی، الملقب مجد الدین، آپ فقہ اور خلافیات میں سبقت کرنے والے امام تھے۔آپ نے نظامیہ مرو میں فقہ کی تعلیم حاصل کی، پھر غزنی چلے گئے اور اس علاقے میں شہرت پائی۔ پھر آپ بغداد آئے ۔بغداد میں دومرتبہ مدرسہ نظامیہ کی تدریس آپ کے سپرد کی گئی۔پہلی مرتبہ ۵۰۷ھ میں، پھر ۱۸ شعبان ۵۱۳ھ میں آپ کو معزول کر دیا گیا۔دوسری مرتبہ شعبان ۵۱۷ھ میں، پھر آپ اسی سال ذوالقعدہ میں العسکر شہر کی طرف چلے گئے اور لوگوں نے آپ سے اشتغال کیا اور فائدہ اٹھایا۔۵۲۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۳۵)

۱۸۔ابوالفتح بن باقرحی :ابوالفتح بن باقرحی، عبدالواحد بن حسن، آپ فقہائے نظامیہ بغداد میں سے تھے۔ جمادی الثانی ۵۱۷ھ میں سلطان سنجر کا شاہی فرمان لے کر بغداد آئے اور منصبِ تدریس اور امورِ ادارہ کی ذمہ داری سنبھالی۔شعبان ۵۱۷ھ تک آپ اس عہدے پر رہے۔پھر آپ کی جگہ اسعد میہنی کا انتخاب عمل میں آ گیا۔۵۳۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۳۶)

۱۹۔ابوالفتح حداد: ابوالفتح حداد، احمد بن محمد اصفہانی، آپ نے نظامیہ نیشاپور میں تعلیم حاصل کی اور نظامیہ بغداد میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔(۳۷)

۲۰۔ابوالفتوح احمد بن محمد بن احمد الغزالی :ابوالفتوح احمد بن محمد بن احمد الطّوسی الغزالی الملقب مجد الدین، برادر امام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی، الفقیہ الشافعی، آپ بہت اچھے واعظ اور صاحب کرامات واشارات تھے۔فقہاء میں سے تھے مگر آپ وعظ کی طرف مائل ہو گئے اور وعظ آپ پر غالب آ گیا۔

جب آپ کے بھائی ابو حامد غزالی نے تدریس کو بے رغبتی سے چھوڑ دیا تو آپ نے اپنے بھائی کی نیابت میں مدرسہ نظامیہ میں پڑھایا اور اپنے بھائی ابو حامد غزالی کی کتاب ''احیا علوم الدین'' کا ایک جلد میں اختصار کیا اور اس کا نام ''لباب الاحیا '' رکھا۔آپ کی ایک اور تصنیف بھی ہے جس کا نام ''الذخیرہ فی علم البصیرۃ '' ہے۔آپ شہروں میں گھومے اور خود صوفیاء کی خدمت کی ۔(۳۸)

۲۱۔ابوالقاسم الدبوسی : ابوالقاسم الدبوسی، سید علی بن مظفر علوی حسینی، آپ خواجہ نظام الملک طوسی کی دعوت پر جمادی الاولی ۴۷۹ھ میں نظامیہ میں تدریس کے لیے بغداد تشریف لائے۔ابن اثیر نے اس سال کے واقعات کے ضمن میں لکھا ہے:''آپ اس شان سے بغداد تشریف لائے کہ یاد نہیں پڑتا کہ کسی فقیہ کا ایسا شاندار استقبال ہوا ہو۔''(۳۹)

آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک تدریس میں مشغول رہے۔۲۰ جمادی الثانی ۴۸۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۴۰)

۲۲۔ابوالقاسم العلوی الربوی: ابوالقاسم العلوی الربوی، مدرس نظامیہ بغداد، ۴۸۲ھ میں آپکا انتقال ہوا۔(۴۱)

۲۳۔ابوالقاسم محمود بن مبارک: ابوالقاسم محمود بن مبارک، مجیر بغدادی، آپ نظامیہ بغداد کے طلباء میں سے ہیں۔ ابوالنجیب سہروردی کے درس کے معید بھی رہے۔آپ علوم کے جامع تھے۔(۴۲) رمضان ۵۹۲ھ میں ابن القصاب کی دعوت پر آپ نے نظامیہ میں درس دینا شروع کیا اور اسی سال ذوالقعدہ میں آپ کا انتقال ہوگیا۔(۴۳)

۲۴۔ابوالمظفر بن ابی المشرف موصلی: ابوالمظفر بن ابی المشرف موصلی، مدرس نظامیہ بغداد، ۶۱۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۴۴)

۲۵۔ابوالمعالی عبدالرحمٰن بن مقبل: ابوالمعالی عبدالرحمٰن بن مقبل بن علی واسطی، شافعی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ نے بغداد میں علم حاصل کیا اور بعض مدارس میں اس کی دہرائی کی۔۶۳۱ھ میں محی الدین بن فضلان، مدرس مستنصریہ کی وفات کے بعد آپ ان کی جگہ مدرسہ مستنصریہ میں مدرس فقہ شافعی مقرر ہوئے۔(۴۵)

۲۶۔ابوالمکارم المبارک بن علی سمرقندی: ابوالمکارم المبارک بن علی سمرقندی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ سے عماد الدین کاتب اصفہانی نے نظامیہ بغداد میں حدیث کا سماع کیا۔(۴۶)

۲۷۔ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد: ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عمویہ، آپ کا نام عبداللہ بن سعد بن الحسین بن القاسم بن علقمہ بن النضر بن معاذ بن عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی ابکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے، اورلقب ضیاء الدین سہروردی ہے۔آپ اپنے وقت میں عراق کے شیخ تھے۔

آپ کی ولادت تقریباً ۴۹۰ھ میں سہرورد میں ہوئی۔آپ بغداد آئے اور مدرسہ نظامیہ میں اسدالمیہنی سے فقہ سیکھی۔پھر صوفیہ کے طریق پر چلے اور انقطاع وعزلت آپ کی محبوب ہوگئی اور آپ مدتِ مدید تک لوگوں سے منقطع رہے اور اللہ کے کاموں کے لیے اشتغال کیا اور اس بارے میں جدوجہد کی، پھر واپس آئے اور جماعت کو اللہ کی طرف دعوت دی۔آپ کے وعظ ونصیحت کے باعث خلقِ کثیر نے رجوع الی اللہ کیا۔آپ نے بغداد کی غربی جانب دریا کے کنارے پر خانقاہ بنائی۔(۴۷) اور اپنے صالحین اصحاب کی ایک جماعت کو اس میں ٹھہرایا، پھر مدرسہ نظامیہ کی تدریس کی طرف آپ کو بلایا گیا، تو آپ نے اس کو قبول کیا اور وہاں مدت تک پڑھایا۔(۴۸) آپ ۲۷ محرم ۵۴۵ھ کو نظامیہ بغداد کے منتظم بنے، رجب ۵۴۷ھ میں آپ کو اس سے ہٹا دیا گیا۔۱۷ جمادی الثانی ۵۶۳ھ کو جمعہ کے روز عصر کے وقت آپ کا انتقال ہوا۔(۴۹)

۲۸۔ابوالوفاء قاضی اصفہانی: ابوالوفاء قاضی اصفہانی، محمد بن محمد، آپ قاضی عسکر اور مدرس نظامیہ بغداد تھے۔ ۵۳۶یا۵۳۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۵۰)

۲۹۔ ابوالوقت عبدالاول بن ابی عبداللہ: ابوالوقت عبدالاول بن ابی عبداللہ عیسیٰ بن شعیب بن ابراہیم بن اسحاق، السّنجز، آپ بکثرت عالی الاسناد احادیث بیان کرتے تھے۔ شیخ ابوجعفر محمد بن ہبۃ اللہ بن المکرّم بن عبداللہ صوفی بغدادی نے مدرسہ نظامیہ بغداد میں آپ سے ربیع الاول ۵۵۳ھ میں صحیح بخاری کا سماع کیا۔ اور آپ نے ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد بن مظفر الداوَدی سے ذوالقعدہ ۴۶۵ھ میں اس کا سماع کیا۔ (۵۱) آپ ذوالقعدہ ۴۵۸ھ میں ہرات میں پیدا ہوئے اور ۶ ذوالقعدہ ۵۵۳ھ میں وفات پائی۔ (۵۲)

۳۰۔ ابوبکر احمد بن علی بن الاشقر: ابوبکر احمد بن علی بن الاشقر، مدرس نظامیہ بغداد، آپ سے عمادالدین کاتب اصفہانی نے نظامیہ بغداد میں حدیث کا سماع کیا۔ (۵۳)

۳۱۔ ابوبکر صدر الدین خجندی: محمد بن عبداللطیف بن محمد بن ثابت، ابوبکر خجندی، فقیہ الشافعی، شیخ النظامیہ، خاندانِ خجندی کے بزرگ، آپ نے ایک مدت تک بغداد میں قیام کیا اور نظامیہ میں وعظ و تدریس کی۔ (۵۴) سلاطین کے ہاں آپ کو تقدم حاصل تھا اور وہ آپ کے مشورے سے فیصلے صادر کرتے تھے۔ ۵۵۲ھ میں اصبہان میں آپ کا انتقال ہوا۔ (۵۵)

۳۲۔ ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین المستظہری الشاشی: ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین بن عمر الشاشی الاصل الفارقی المولد المعروف بالمستظہری، الملقب فخر الاسلام، الفقیہ الشاشی، آپ کی ولادت محرم ۴۲۹ھ میں میافارقین میں ہوئی۔ آپ اپنے وقت کے فقیہ تھے۔ آپ نے سب سے پہلے میافارقین میں ابوعبداللہ محمد بن بیان الکازرونی، ابومحمد الجوینی کے دوست قاضی ابومنصور طوسی سے فقہ سیکھی۔ پھر بغداد کی طرف سفر کیا اور شیخ ابواسحاق شیرازی کے ساتھ رہے۔ فقہ کی کتاب ''الشامل'' اس کے مصنف ابونصر ابن صباغ کو سنائی اور شیخ ابواسحاق شیرازی کے ساتھ نیشاپور آئے اور امام الحرمین کے سامنے ایک مسئلہ کے متعلق گفتگو کی، اور بغداد واپس آ گئے۔

آپ اپنے استاد ابواسحاق شیرازی کے بعد عراق میں متعین ہوئے، شافعیہ کی سرداری آپ تک پہنچی۔ آپ نے مفید تصانیف کیں، جن میں سے مذہب کے بارے میں کتاب ''حلیة العلماء بمعرفة مذاهب الفقهاء'' بھی ہے۔ آپ نے اس میں امام شافعی کے مذہب کو بیان کیا ہے۔ پھر اس میں ہر مسئلہ کے بارے میں آئمہ کا اختلاف بھی شامل کر دیا ہے اور اس قسم کی بہت سی باتیں جمع کر دی ہیں، اور اس کا نام ''المستظہری'' رکھا ہے، اس لیے کہ آپ نے اسے مستظہر باللہ (۴۸۷ھ/۱۰۹۴ء۔۵۱۵ھ/۱۱۱۸ء) کے لیے تصنیف کیا۔ (۵۶)

آپ نظامیہ بغداد کے فارغ التحصیل اور اپنے استاد ابواسحاق شیرازی کے درس کے معید (۵۷) تھے۔ ۵۰۴ھ میں الکیا الھر اسی کی وفات کے بعد نظامیہ بغداد میں مدرس کے منصب پر فائز ہوئے۔ (۵۸)

۱۵شوال ۵۰۷ھ کو ہفتے کے روز آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کو آپ کے شیخ ابو اسحاق شیرازی کے ساتھ باب البرز کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔(۵۹)

آپ اکثر یہ اشعار پڑھتے تھے

تعلم یا فتی والعود غض
وطینک لین والطبع قابل
فحسبک یا فتی شرفا وفخرا
سکوت الحاضرین وانت قائل

''اے نوجوان! اس حالت میں پڑھ کہ شاخ تر و تازہ ہو اور تیری مٹی نرم ہو اور طبیعت قابل ہو۔ اور اے جوان! تیرے لیے یہی شرف اور فخر کافی ہے کہ حاضرین خاموش ہوں اور تو بات کر رہا ہو۔''(۶۰)

۳۳۔ابوبکر محمد بن حسین ارموی: ابوبکر محمد بن حسین ارموی، آپ ابو اسحاق شیرازی کے شاگرد تھے۔ آپ نظامیہ بغداد میں مدرس فقہ کے منصب پر فائز ہوئے۔ ۵۳۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۶۱)

۳۴۔ابوبکر محمد بن یحییٰ السلامی: ابن المظفر بن علم بن نعیم معروف بابن الحسر السلامی، آپ شیخ، عالم، فاضل تھے۔ پہلے آپ حنبلی تھے پھر شافعی ہو گئے۔ آپ نے بغداد کے متعدد مدارسِ شافعیہ میں پڑھایا۔ آپ معتبر آدمیوں میں سے تھے، بہت سے کاموں کے منتظم تھے۔ اصولِ فقہ اور خلافیات کے عالم تھے۔ ابن فضلان نے دار الحریم میں آپ کو نائب مقرر کیا، آپ نے نظامیہ میں درس دیا، اعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ہمیشہ وہیں رہے، حتیٰ کہ ۶۳۹ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ بابِ حرب میں آپ کو دفن کیا گیا۔(۶۲)

۳۵۔ابو حامد محمد بن محمد غزالی: ابو حامد محمد بن محمد بن محمد بن احمد الغزالی، الملقب حجۃ الاسلام، زین الدین الطوسی، الفقیہ الشافعی، آپ کے آخری زمانے میں شافعیہ میں، آپ کی مثل موجود نہ تھی۔(۶۳) آپ کی ولادت ۴۵۰ھ/۱۰۵۸ء میں، اور بعض کے قول کے مطابق ۴۵۱ھ میں طوس کے شہر طابران میں ہوئی۔(۶۴) ابتدائی تعلیم طوس اور نیشاپور میں حاصل کی۔ طوس میں علی احمد الرازکانی سے اشتغال کیا، پھر نیشاپور آئے اور امام الحرمین ابو المعالی الجوینی کے دروس میں آتے جاتے رہے اور اشتغال میں خوب کوشش کی، حتیٰ کہ تھوڑی مدت میں تربیت پا گئے اور اور اپنے استاد کے زمانے میں ہی ان اعیان میں سے ہو گئے جن کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا۔ آپ کے استاد ابو المعالی الجوینی آپ پر فخر کیا کرتے تھے۔
امام الحرمین الجوینی کے انتقال (۴۷۸ھ) تک ان کے ساتھ مقیم رہے۔ ان کے انتقال کے بعد امام غزالی

نیشاپور سے العسکر چلے گئے اور وزیر نظام الملک طوسی سے ملے۔ نظام الملک طوسی نے آپ کی تعظیم وتکریم کی اور آپ کی طرف بہت توجہ کی۔ نظام الملک کے ہاں افاضل کی ایک جماعت موجود تھی، پس متعدد مجالس میں ان کے درمیان جدال ومناظرہ ہوا، اور آپ ان پر غالب آگئے۔ یہاں تک کہ آپ کے جاہ وجلال کے سامنے امراء ووزراء اور خود بارگاہِ خلافت کی شان وشوکت ماند پڑگئی۔(٦٥)

نظام الملک نے مدرس نظامیہ بغداد کی تدریس آپ کے سپرد کردی اور آپ نے ۴۸۴ھ میں وہاں آکر لیکچر دیے۔ اہلِ عراق آپ سے حیران رہ گئے اور ان کے ہاں آپ کا مقام بلند ہوگیا۔(٦٦)

۴۸۳ھ سے ۴۸۷ھ تک الغزالی اپنے زمانے کے مختلف مذاہب فکر خصوصاً فلسفے کا بڑی محنت سے مطالعہ کرتے رہے اور انجام کار پورے انہماک سے فلسفہ کی طرف مائل ہوگئے۔(٦٧) ذوالقعدہ ۴۸۸ھ میں آپ نے سب کچھ چھوڑ دیا(٦٨) اور زہد وانقطاع کا طریق اختیار کرلیا اور عبادت اور اعمال آخرت کی طرف متوجہ ہوگئے۔ آپ خود بیان کرتے ہیں کہ:

> ''مجھ پر یہ اچھی طرح سے واضح ہو چکا تھا کہ سعادتِ اخروی کی صورت صرف یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے اور نفس کو اس کی خواہشات سے روکا جائے، اور اس کی تدبیر یہ ہے کہ دارِ فانی سے بے رغبتی، آخرت کی طرف میلان وکشش، اور پوری یکسوئی کے ساتھ توجہ الی اللہ کے ذریعے قلب کا علاقہ دنیا سے ٹوٹ جائے، لیکن یہ جاہ ومال سے اعراض، اور موانع وعلائق سے فرار کے بغیر ممکن نہیں۔'' (٦٩)

آپ کے بھائی احمد نے تدریس میں آپ کی نیابت کی اور جب واپس لوٹے تو شام آئے اور مدت تک دمشق میں قیام کرکے جامع کے غربی زاویہ میں اسباق یاد کرتے رہے، پھر وہاں سے بیت المقدس چلے گئے اور عبادت، مزارات اور قابلِ تعظیم مقامات کی زیارت میں پوری کوشش کی، پھر مصر کا قصد کیا اور مدت تک اسکندریہ میں قیام کیا۔(٧٠)

پھر آپ اپنے وطن طوس واپس آگئے اور متعدد فنون میں مفید کتابیں تصنیف کیں، جن میں سب سے مشہور ''الوسیط''، ''البسیط''، ''الوجیز''، ''الخلاصة'' اور ''احیاء علوم الدین'' ہیں۔ اصول فقہ میں آپ کی کتاب ''المستصفیٰ'' ہے۔ دیگر کتب میں ''المنحول و المنتحل فی علم الجدل''، ''تهافة الفلاسفه''، ''محك النظر''، ''معیار العلم''، ''المقاصد''، ''المضنون به علی غیر اهله''، ''المقصد الاقصیٰ فی شرح اسماء الحسنیٰ''، ''مشکوٰة الانوار''، ''المنقذ من الضلال'' اور ''حقیقة القولین'' وغیرہ شامل ہیں۔(٧١)

امام غزالی نے صرف تحریر وتصنیف پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ جب انہیں بادشاہ وقت سے ملنے کا اتفاق ہوا تو بھرے

دربار میں بھی انہوں نے کلمہ حق بلند کیا۔ ملک شاہ سلجوقی کا بیٹا سلطان سنجر پورے خراسان کا فرمانروا تھا، امام غزالی نے ملاقا ت کے وقت اس سے خطاب کر کے کہا:

''افسوس کہ مسلمانوں کی گردنیں مصیبت اور تکلیف سے ٹوٹی جاتی ہیں اور تیرے گھوڑوں کی گردنیں طوقہائے زریں کے بار سے۔''(۷۲)

۴۹۹ھ میں سلطان سنجر اور اس کے وزیر فخر الملک بن نظام الملک نے آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ مدرسہ نیشا پور میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری کریں، آپ راضی نہ تھے مگر بعض دوستوں کے اصرار، استخارہ اور رویائے صادقہ کی بنا پر آپ نے ذوالقعدہ ۴۹۹ھ میں یہ پیشکش قبول کر لی۔(۷۳)

۵۰۰ھ میں فخر الملک بن نظام الملک ایک باطنی کے ہاتھ سے شہید ہوا، اس کی وفات کے تھوڑے ہی دن بعد آپ نے نظامیہ کی تدریس سے کنارہ کشی کی، اور اپنے وطن طوس میں اپنے گھر واپس آگئے۔ اپنے پڑوس میں صوفیہ کے لیے ایک خانقاہ اور علم سے اشتغال کرنے والوں کے لیے ایک مدرسہ بنایا، اور اپنے اوقات کو نیکی کے کاموں، یعنی ختم قرآن اور اہلِ دل کی مجالست اور تدریس کے لیے وقف کر دیا۔(۷۴) آپ کی زندگی کا آخری کام یہ تھا کہ آپ نے علمائے حدیث کی صحبت اختیار کی اور مشہور محدث حافظ عمر بن ابی الحسن الرواسی طوسی کو اعزاز و اکرام کے ساتھ بلا کر ان سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی سماعت کی۔(۷۵)

آپ کی وفات ۱۴ جمادی الثانی ۵۰۵ھ/۱۹ دسمبر ۱۱۱۱ء کو طابران میں ہوئی۔ مشہور شاعر، ادیب ابوالمظفر محمد ابیوردی نے آپ کا مرثیہ کہا، جس میں یہ شعر بھی ہے:

مضی واعظم مفقود فجعت به
من لا نظیر له فی الناس یخلقه

''وہ چلا گیا اور وہ مرنے والا بہت بڑا ہے جس کا مجھے دکھ دیا گیا اور اس کے پیچھے والے لوگوں میں اس کی نظیر موجود نہیں ہے''۔(۷۶)

۳۶۔ابوزکریا یحییٰ بن علی التبریزی: ابوزکریا یحییٰ بن علی بن محمد بن الحسن بن بسطام الشیبانی الخطیب، عربی لغت، ادب اور نحو کے مشہور و معروف ماہر، آپ ۴۲۱ھ/۱۰۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے شیخ ابوالعلاء المعری، ابوالقاسم ابوعبیداللہ بن علی الرقی اور ابومحمد الدھان لغوی اور دیگر اہلِ ادب سے اشتغال کیا۔ صور شہر میں فقیہ ابوالفتح سلیم بن ایوب رازی، ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد بن عبداللہ بن یوسف الدلال السیاری البغدادی اور ابوالقاسم عبیداللہ بن علی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا۔(۷۷) حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر، ابومنصور موہوب بن احمد جوالیقی، ابوالحسن سعد الخیر بن محمد بن سہل

اندلسی وغیرہ اعیان نے آپ سے روایت کی ہے۔ ابن خلکان کے بیان کے مطابق خلقِ کثیر نے آپ سے تربیت پائی اور فائدہ اٹھایا۔(۷۸)

مدرسہ نظامیہ میں تاحیات مدرس مضامین ادب اور متولی خزانۃ الکتب (لائبریرین) بھی رہے۔ آپ نے ادب کے متعلق مفید کتب تصنیف کی ہیں، جن میں ''شرح الحماسۃ''، ''شرح دیوان المتنبی'' اور'' شرح سقط الزند'' شامل ہیں۔(۷۹) ۲۸ جمادی الثانی ۵۰۲ھ/۲ فروری ۱۱۰۹ء کو منگل کے روز آپ نے وفات پائی۔ اور باب ابرز میں دفن ہوئے۔(۸۰)

۳۷۔ ابوزکریا یحییٰ بن قاسم تکریتی: ابن الفرج بن ورع بن خضر شافعی، آپ نظامیہ بغداد کے طالبِ علم تھے۔ ربیع الثانی ۶۰۸ھ میں آپ نظامیہ بغداد میں تدریس کے لیے تکریت سے بغداد آئے۔ آپ نے نظامیہ بغداد میں پڑھایا اور اس کے منتظم بھی رہے۔(۸۱) آپ بہت سے علوم مثلاً: تفسیر، فقہ، ادب، لغت، نحو وغیرہ کے ماہر تھے۔ ان سب علوم میں آپ کی تصانیف ہیں۔ ۶۱۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں:

لابد للمرء من ضيق و من سعة
ومن سرور يوافيه ومن حزن
والله يطلب منه شكر نعمته
مادام فيها و يبغى الصبر فى المحن
فكن مع الله فى الحالين معتنقا
فرضيك هدين فى سرو فى علن
فما على شدة يبقى الزمان يكن
ولا على نعمة تبقى على الزمن

''آدمی کے لیے تنگی و فراخی اور خوشی و غم کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمت کے شکر کا خواہاں ہے اور مصائب میں صبر کا۔ دونوں حال میں اللہ کے ساتھ رہ۔ وہ ظاہر و باطن میں تجھ سے راضی ہو جائے گا۔ زمانہ کسی سختی پر قائم رہتا ہے اور نہ کسی آسائش پر۔''(۸۲)

۳۸۔ ابوسعد عبدالرحمٰن بن محمد المامون المعری: آپ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن فوران الفورانی المروزی، امام الشافعیہ اور ''مصنف الابانۃ'' کے شاگرد تھے۔ آپ نے الابانہ پر کتاب لکھی اور اس کا نام ''تتمۃ الابانۃ'' رکھا۔(۸۳) آپ فصیح و بلیغ اور کئی علوم کے ماہر تھے۔ جمادی الثانی ۴۷۶ھ میں موید الملک بن نظام الملک نے آپ کو شیخ

ابواسحاق شیرازی کی وفات کے بعد نظامیہ میں مدرس مقرر کیا۔(۸۴) لیکن ابھی آپ کی تدریس کے بیس روز بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ نظامیہ کے طلباء نے ابواسحاق شیرازی کی جگہ ان کے تدریس کرنے کو خلاف ادب قرار دیا۔ چنانچہ آپ تدریس سے الگ کردیے گئے۔ ۴۷۷ھ میں ابونصر ابن الصباغ کی معزولی کے بعد آپ کو دوبارہ منصب تدریس کی پیشکش کی گئی۔(۸۵) اب کی بار آپ تاحیات اس عہدے پر قائم رہے۔ شوال ۴۷۸ھ میں ۵۶ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ قاضی ابوبکر الشاشی نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔(۸۶)

۳۹۔ابوسعد یحییٰ بن علی البزار: ابوسعد یحییٰ بن علی بن حسن البزار المعروف بابن الحلوانی، آپ نے شیخ ابواسحاق شیرازی سے مذہب، خلاف اور اصول کی تعلیم حاصل کی۔ آپ امام المناظرین تھے۔ آپ نے مذہب پر ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام ''التلویح'' ہے۔ کچھ عرصہ نظامیہ بغداد میں مدرس کے فرائض انجام دیے۔ عباسی خلیفہ مسترشد باللہ (۵۱۲ھ/۱۱۱۸ء۔۵۲۹ھ/۱۱۳۴ء) کے سفیر کی حیثیت سے آپ ماوراء النہر خاقان کے دربار میں گئے۔ وہیں سمرقند میں ۵۲۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۸۷)

۴۰۔ابوعبداللہ طبری: شیخ ابوعبداللہ طبری نے صفر ۴۹۸ھ میں نظامیہ بغداد میں درس دیا۔ آپ کو فخر الملک بن نظام الملک وزیر برکیارق نے مقرر کیا تھا۔(۸۸) پہلے محرم ۴۸۳ھ نظام الملک کا شاہی فرمان نظامیہ کی تدریس کے متعلق آپ کے پاس آیا اور آپ نے وہاں درس دیا۔ پھر فقیہ ابومحمد عبدالوہاب شیرازی اس سال کے ربیع الثانی میں اس کی تدریس کا شاہی حکم لے کر آ گئے اور اس بات پر اتفاق ہوگیا کہ ایک روز یہ پڑھائیں اور ایک روز ابوعبداللہ طبری۔(۸۹)

۴۱۔ابوعلی یحییٰ بن الربیع: ابوعلی یحییٰ بن الربیع ابن سلیمان بن حراز الواسطی البغدادی، آپ نے نظامیہ بغداد میں ابن فضلان سے اشتغال کیا معید مقرر ہوئے۔ پھر محمد بن یحییٰ کی طرف سفر کیا اور اس سے خلافیات میں اس کا طریقہ سیکھا۔ پھر بغداد واپس آکر نظامیہ میں مدرس، اور اس کے اوقاف کے نگران بن گئے۔(۹۰) آپ بہت سے علوم کے حامل تھے۔ چار جلدوں میں آپ نے قرآن کریم کی تفسیر لکھی جس سے آپ درس دیا کرتے تھے۔ آپ نے تاریخ الخطیب اور اس پر ابن السمعانی نے جو حاشیہ لکھا ہے، اس کا اختصار کیا ہے۔ ۶۰۶ھ میں آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔(۹۱)

۴۲۔ابومحمد خوارزمی: ابومحمد خوارزمی، مظہر الدین محمود بن محمد بن عباس، مولف ''تاریخ خوارزم''، آپ نے نظامیہ بغداد میں حدیث کا درس دیا اور وعظ کیا۔ ۵۶۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۹۲)

۴۳۔ابومحمد عبداللہ بن احمد الخشاب بغدادی: ابومحمد عبداللہ بن احمد بن احمد بن احمد المعروف بابن الخشاب بغدادی، آپ ادب، نحو، تفسیر، حدیث، نسب، فرائض اور حساب کے مشہور عالم تھے۔ آپ نے قراءت کثیرہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ کا خط نہایت خوبصورت تھا۔(۹۳) آپ کی وفات ۱۳ رمضان المبارک ۵۶۷ھ کو جمعہ کی شام بغداد میں

باب الازج میں ابوالقاسم ابن الفراء کے گھر میں ہوئی، ہفتے کے روز جامع سلطان میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب حرب میں احمد کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔(۹۴)

۴۵۔ابومحمد عبدالوہاب شیرازی: ابومحمد عبدالوہاب شیرازی ابن عبدالوہاب بن عبدالواحد بن محمد شیرازی فارسی، آپ نے حدیث کا کثرت سے سماع کیا اور فقہ سیکھی۔(۹۵) نظام الملک طوسی نے ۴۸۳ھ میں نظامیہ بغداد کی تدریس آپ کے سپرد کی۔ آپ نے مدت تک وہاں درس دیا۔ ایک دن آپ درس دیتے اور ایک دن ابوعبداللہ طبری فقیہ درس دیتے۔ ۵۰۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۹۶)

۴۶۔ابومنصور اسعد بن عبرتی: ابومنصور اسعد بن عبرتی، نحوی، آپ نظامیہ بغداد میں نحو کا درس دیا کرتے تھے۔ ۵۸۹ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۹۷)

۴۷۔ابومنصور سعید بن محمد بن الرزاز: شیخ ابومنصور سعید بن محمد بن الرزاز، مدرس نظامیہ بغداد، آپ سے عماد الدین کاتب اصفہانی نے نظامیہ میں فقہ پڑھی۔(۹۸)

۴۸۔ابومنصور محمد بن عبدالملک بن جیرون: ابومنصور محمد بن عبدالملک بن جیرون، مدرس نظامیہ بغداد، آپ سے عمادالدین کاتب اصفہانی نے نظامیہ بغداد میں حدیث کا سماع کیا۔(۹۹)

۴۹۔ابومنصور معین الدین رزاز: ابومنصور معین الدین رزاز، سعد بن محمد بن عمر بن منظور، مدرس نظامیہ بغداد، آپ آئمہ شافعیہ میں سے تھے۔ ۵۳۹ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۰۰)

۵۰۔ابومنصور موہوب بن احمد الجوالیقی: ابومنصور موہوب بن احمد بن محمد بن الخضر موسوم بہ الجوالیقی ۴۶۶ھ/ ۱۰۷۳ء میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ مدرسہ نظامیہ میں اپنے استاد اور علم السنہ کے شعبے کے صدر التبریزی کے دوسرے جانشین تھے۔ فصیحی استرآبادی کے بعد آپ نظامیہ میں مدرس ادب کے عہدے پر فائز ہوئے۔(۱۰۱) الجوالیقی نہایت فرض شناس معلم تھے۔ سوالات کے جواب بہت احتیاط کے ساتھ سوچ سمجھ کر دیتے تھے۔ آپ کی خوش نویسی کی بہت تعریف کی جاتی تھی۔

آپ کی تصنیفات میں "کتاب المعرب من الکلام العجمی علی حروف المعجم"، "کتاب التکملہ فی ما یلحن فیہ العامۃ"، "ابن قتیبہ کی ادب الکاتب کی شرح"، "المختصر فی النحو"، "کتاب العروض"، "شرح مقصورہ ابن دُرید"، "غلط الضعفاء من الفقہاء" شامل ہیں۔(۱۰۲) عباسی خلیفہ المقتفی لامراللہ (۵۳۰ھ/۱۱۳۵ء۔۵۵۵ھ/۱۱۶۰ء) آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتا تھا۔(۱۰۳) بسا اوقات خلیفہ نے آپ کو خط سنائے۔ ۵۴۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۰۴)

۵۱۔ ابونصر ابن الصباغ: ابونصر عبدالسید بن محمد بن عبدالواحد بن احمد بن جعفر، امام ابن الصباغ، الفقیہ الشافعی، آپ ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ابوالطیب طبری سے فقہ سیکھی۔(۱۰۵)

آپ عراقین کے فقیہ تھے اور ابواسحاق شیرازی کے مشابہ اور معرفتِ مذہب میں ان سے متقدم تھے۔لوگ دور دراز سے سفر کرکے آپ کے پاس آتے تھے۔آپ متقی حجت اور صالح تھے۔آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نظامیہ بغداد میں پڑھایا اور مفید تصانیف کیں، جن میں ''الشامل فی المذهب'' بھی ہے، جو فقہ کے بارے میں ہے۔نقل کے لحاظ سے صحیح ترین اور دلائل کے لحاظ سے مضبوط ترین ہے۔آپ کی ایک کتاب ''تذکرة العالم والطریق السالم'' بھی ہے اور ''العدة'' اصول فقہ کے متعلق ہے۔(۱۰۶)

جب نظامیہ بغداد کا افتتاح ہوا تو آپ اس کے مدرس بنے، آپ نے بیس روز پڑھایا پھر ابواسحاق شیرازی کے ذریعے معزول کردیے گئے۔ جب ابواسحاق شیرازی کا انتقال ہوگیا تو ابوسعد المتولی نے تدریس کے فرائض انجام دیے، پھر ۴۷۶ھ میں انہیں ہٹادیا گیا اور دوبارہ آپ کو لایا گیا، پھر ۴۷۷ھ میں آپ کو بھی ہٹادیا گیا اور دوبارہ ابوسعد کو لایا گیا۔(۱۰۷) آپ خواجہ نظام الملک کے پاس اصفہان چلے گئے، خواجہ نے حکم دیا کہ آپ کے لیے ایک نیا مدرسہ بنایا جائے۔(۱۰۸) لیکن آپ بغداد واپس آگئے اور تین ماہ بعد جمادی الاولیٰ ۴۷۷ھ میں آپ کا انتقال ہوگیا۔کرخ میں اپنے گھر میں مدفون ہوئے، پھر باب حرب میں منتقل کیے گئے۔(۱۰۹)

۵۲۔ ابونصر شاشی، احمد بن عبیداللہ: ابونصر شاشی، احمد بن عبیداللہ، آپ نے ربیع الثانی ۵۶۶ھ سے رجب ۵۶۹ھ تک نظامیہ بغداد میں پڑھایا۔پھر آپ کی جگہ رضی الدین قزوینی نے لے لی۔(۱۱۰) ۵۷۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

۵۳۔ ابونصر محمد بن علی بن نظام الملک: ابونصر محمد بن علی بن نظام الملک، آپ نے اسعد المیہنی سے فقہ سیکھی۔۵۴۱ھ میں نظامیہ بغداد میں مدرس کے منصب پر فائز ہوئے۔مدرسہ کے اوقاف کی نگرانی بھی آپ سے متعلق تھی۔آپ کو بہت جاہ ومرتبہ اور عزت واحترام حاصل تھا۔لیکن آپ دومرتبہ منصب تدریس سے معزول بھی کیے گئے۔۵۶۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۱۱)

۵۴۔ احمد بن ثبات ھامی: ابوالعباس احمد بن ثبات ھامی واسطی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ ھامیہ کے قاضی تھے۔قضا کو ترک کرکے آپ نے نظامیہ بغداد میں قیام کیا اور چار سال تک حساب وفرائض پڑھاتے رہے۔آپ نے اس مضمون میں کتابیں بھی لکھیں۔ان چار سالوں میں آپ صرف نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مدرسہ سے باہر آئے۔۶۳۱ھ میں آپ نے وفات پائی۔(۱۱۲)

۵۵۔احمد بن علی بن محمد الوکیل: احمد بن علی بن محمد الوکیل، جوابن برہان کے نام سے مشہور ہیں۔ابوالفتح الفقیہ الشافعی،آپ نے امام غزالی، الکیا الہراسی اور الشاشی سے فقہ سیکھی۔اصول فقہ کے بارے میں آپ کی کتاب الذخیرہ بھی ہے۔(۱۱۳) آپ نے نظامیہ بغداد میں ایک ماہ سے کم عرصہ پڑھایا۔۵۲۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۱۴)

۵۶۔احمد بن محمد بن ثاقب: احمد بن محمد بن ثاقب ابن الحسن ابوسعد خجندی، آپ نے اپنے باپ امام ابوبکر خجندی اصبہانی سے فقہ سیکھی اور بغداد میں کئی بار نظامیہ کی تدریس سنبھالی۔حدیث کا سماع کیا اور وعظ کیا۔۲۲ ربیع الاول ۵۳۱ھ کو آپ نظامیہ بغداد میں مدرس کے منصب پر فائز ہوئے۔اور اسی سال شعبان میں نوے سال کی عمر میں وفات پائی۔(۱۱۵)

۵۷۔الحسن بن سلیمان: الحسن بن سلیمان ابن عبداللہ بن عبدالغنی ابوعلی فقیہ، مدرس نظامیہ بغداد، آپ نے ۵۲۱ھ میں نظامیہ بغداد میں درس دیا۔(۱۱۶) آپ نے جامع القصر میں وعظ بھی کیا۔آپ کہا کرتے تھے کہ فقہ کی انتہاء کوئی نہیں اور وعظ کی ابتداء کوئی نہیں۔۵۲۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۱۷)

۵۸۔ابوالولید الباجی: ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التجیبی المالکی الاندلسی الباجی، آپ اندلس کے علماء اور حفاظ میں سے تھے۔آپ نے شرقِ اندلس میں سکونت اختیار کی، ۴۲۶ھ میں مشرق کی طرف سفر کیا۔مکہ معظمہ میں ابوذر الہروی کے ساتھ تین سال قیام کیا، پھر بغداد چلے گئے اور وہاں تین سال فقہ اور حدیث پڑھاتے ہوئے قیام کیا۔بغداد کے سادات علماء جیسے ابوالطیب طبری شافعی فقیہ اور شیخ ابواسحاق شیرازی سے ملاقات کی۔موصل میں ابوجعفر سمنانی کے ساتھ اسے فقہ پڑھاتے ہوئے ایک سال قیام کیا۔(۱۱۸) آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں، جن میں کتاب ''المنتقیٰ''،''احکام الفصول فی احکام الاصول''اور''التعدیل والتجریح فیمن روی عنہ البخاری فی الصحیح''شامل ہیں۔

آپ ۱۵ ذیقعدہ ۴۰۳ھ کو منگل کے روز بطلیوس شہر میں پیدا ہوئے اور ۱۹ رجب ۴۷۴ھ کو جمعرات کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان المریّہ میں فوت ہوئے۔آپ کے بیٹے ابوالقاسم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔''الاستیعاب''کے مولف ابوعمر بن عبدالبر نے آپ سے علم حاصل کیا۔(۱۱۹)

۵۹۔ابوبکر المبارک بن ابی طالب: ابوبکر المبارک بن ابی طالب بن ابی الازہر سعید، الملقب الوجیہ، المعروف بابن الدھان، نحوی، واسطی، آپ واسط میں پیدا ہوئے۔قرآن کریم حفظ کیا، قراءت پڑھیں اور علم سے اشتغال کیا۔ابوسعید نصر بن محمد بن سالم الادیب اور ابوالفرج العلاء بن علی المعروف بابن السوادی الشاعر وغیرہ سے سماع کیا۔پھر بغداد آئے اور اسے وطن بنالیا۔(۱۲۰)

آپ نے ابومحمد بن ابن الخشاب نحوی سے مجالست کی اور ابوالبرکات ابن الانباری کی مصاحبت میں رہے اور

سب کچھ آپ سے ہی سیکھا۔ابوزرعۃ طاہر بن محمد طاہر المقدسی سے حدیث کا سماع کیا۔آپ کو عربوں کے بہت سے اشعار حفظ تھے۔آپ نے نظامیہ بغداد میں نحو کا درس دیا۔(۱۲۱) آپ کو عربی، ترکی، عجمی، رومی، حبشی اور زنگی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔جب آپ کی مجلس درس کا کوئی غیر عرب طالب علم، آپ کے درس کے مطالب نہ سمجھ سکتا تو آپ طالب علم کی مادری زبان میں تشریح وتوضیح کر دیتے تھے۔(۱۲۲) آپ کی ولادت ۵۳۲ھ میں واسط میں ہوئی اور وفات ۲۶ شعبان ۶۱۲ھ کو اتوار کی رات کو بغداد میں ہوئی، اور دوسرے دن آپ کو الوردیۃ میں دفن کیا گیا۔(۱۲۳)

۶۰۔ابو حامد محمد بن ابی ربیع: ابو حامد محمد بن ابی ربیع غرناطی، آپ حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ابو حامد محمد بن یونس بن منعۃ نے آپ سے سماع کیا۔(۱۲۴)

۶۱۔ابوسعد حلوانی: ابوسعد حلوانی، یحیٰ بن علی بن بزار، آئمہ شافعیہ میں سے تھے۔ابواسحاق شیرازی سے فقہ سیکھی اور نظامیہ بغداد میں تدریس کے منصب پر فائز ہوئے۔آپ عباسی خلیفہ مسترشد باللہ (۵۱۲ھ/۱۱۱۸ء۔۵۲۹/۱۱۳۴ء) کی جانب سے سفارت لے کر خاقان کے دربار میں ماوراء النہر گئے۔۵۲۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۲۵)

۶۲۔ابوعبدالرحمٰن محمد بن محمد الکشمیھنی: ابوعبدالرحمٰن محمد بن محمد الکشمیھنی، آپ جامعہ نظامیہ بغداد میں حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔آپ کے شاگردوں میں سے ابو حامد محمد بن یونس بن محمد بن منعۃ بھی ہیں۔(۱۲۶)

۶۳۔ابوعلی اصفہانی: ابوعلی اصفہانی، حسن بن سلیمان بن فتی نھروانی، نظامیہ اصفہان میں آپ نے فقہ پڑھی۔(۱۲۷) ۵۲۱ھ میں آپ نے نظامیہ بغداد میں منصبِ تدریس سنبھالا اور اپنی وفات تک یعنی شوال ۵۲۵ھ تک اس پر برقرار رہے۔(۱۲۸)

۶۴۔اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن زبیدی: اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن زبیدی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ نیک، صالح اور کثرت سے تلاوت کرنے والے تھے۔آپ نظامیہ میں دعائے ختم القرآن پڑھتے تھے۔۶۴۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۲۹)

۶۵۔المبارک بن المبارک الکرخی: المبارک بن المبارک الکرخی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ فقہ اور حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔خلیفہ اور عوام کے ہاں آپ کو ممتاز مقام حاصل تھا۔آپ کی خوشخطی کی مثال دی جاتی تھی۔(۱۳۰) صفر ۵۸۱ھ میں رضی الدین قزوینی کی جگہ آپ نظامیہ بغداد میں مدرس کے عہدے پر فائز ہوئے۔(۱۳۱) ۵۸۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔

۶۶۔ابن شداد، بہاء الدین ابوالمحاسن یوسف بن رافع: ابوالمحاسن یوسف بن رافع بن تمیم بن عتبہ بن محمد بن عتاب الاسدی، قاضی حلب، المعروف بابن شداد، الملقب بہاء الدین، الفقیہ الشافعی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ ۱۰ رمضان

۵۳۹ھ کی شب کو موصل میں پیدا ہوئے، وہیں قرآن کریم حفظ کیا، پھر شیخ ابوبکر یحییٰ بن سعدون قرطبی موصل آئے تو سبع طرق آپ کو سنائے اور فنِ قرات کو آپ سے پختہ کیا۔(۱۳۲) مکمل اہلیت کے بعد آپ بغداد آئے اور مدرسہ نظامیہ کے رہائشی طالب علم بن گئے۔تھوڑے عرصے بعد ہی آپ کو اس میں دہرائی کرنے پر مقرر کردیا گیا۔اور آپ چار سال دہرائی کرتے رہے۔پھر آپ ۵۶۹ھ میں موصل گئے اور قاضی کمال الدین ابوالفضل محمد بن الشہر زوری کے قائم کردہ مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے۔(۱۳۳)

آپ کی تصنیفات میں ''ملجاء الحکام عند التباس الاحکام'' دو جلدوں میں ہے، جو کہ قضایا کے متعلق ہے۔''دلائل الاحکام'' میں آپ نے ان احادیث پر گفتگو کی ہے جن سے احکام مستنبط کیے جاتے ہیں، یہ بھی دو جلدوں میں ہے۔کتاب ''الموجز الباھر'' فقہ کے بارے میں ہے۔کتاب ''سیرت صلاح الدین'' بھی آپ کی تصنیف ہے۔ ۱۴صفر ۶۳۲ھ کو بدھ کے روز آپ کا انتقال ہوا۔(۱۳۴)

۶۷۔جمال الدین ابوالقاسم یحییٰ بن علی بن فضلان: شیخ جمال الدین ابوالقاسم یحییٰ بن علی بن الفضل بن برکت بن فضلان، بغداد کے شافعیہ کے شیخ، سب سے پہلے آپ نے نظامیہ کے مدرس سعید بن محمد الرزاز سے فقہ سیکھی، پھر خراسان چلے گئے اور امام غزالی کے شاگرد شیخ محمد الزبیدی سے علم حاصل کیا اور بغداد واپس آگئے۔آپ نے مناظرہ اور اصول کا علم بھی حاصل کیا اور اہل بغداد کے سردار بن گئے۔طلباء وفقہاء نے آپ سے فائدہ حاصل کیا۔آپ کے لیے ایک مدرسہ بنایا گیا، جس میں آپ نے درس دیا جس سے آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔آپ کے بہت سے شاگرد تھے۔آپ بہت تلاوت کرنے والے اور سماع حدیث کرنے والے تھے۔

آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں

واذا اردت منازل الاشراف
فعلیک بالاسعاف والانصاف
واذا بغا باغ علیک فجلہ
والدھر فھو لہ مکان کاف

''جب تو اشراف کے مقام کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو تجھ پر مدد کرنا اور انصاف کرنا واجب ہے اور جب کوئی سرکش تجھ پر سرکشی کرے تو اسے چھوڑ دے، زمانہ اسے کافی بدلہ دینے والا ہے''

۵۹۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۳۵)

۶۸۔رضی الدین ابوداؤد سلیمان: رضی الدین ابوداؤد سلیمان بن المظفر بن خانم بن عبدالکریم الجیلی، الشافعی،

مفتی مدرسہ نظامیہ بغداد، آپ اپنے زمانے کے اکابر فضلاء میں سے تھے۔ آپ نے علم فقہ میں ایک کتاب تصنیف کی ہے جو پندرہ جلدوں میں ہے۔ آپ کو مناصب پیش کیے گئے، مگر آپ نے قبول نہیں کیے۔

۵۸۰ھ کے بعد آپ اپنے شہر سے اشتغال کے لیے بغداد آئے اور نظامیہ بغداد میں قیام کیا۔ درس و تدریس اور فتاویٰ میں مشغول رہے۔ آپ نظامیہ کے نگران بھی تھے۔ ۳ ربیع الاول ۶۳۱ھ کو بدھ کے روز وفات پائی اور الشونیزیہ میں دفن ہوئے۔ (۱۳۶)

۶۹۔ رضی الدین احمد بن اسمٰعیل قزوینی: ابوالخیر، رضی الدین احمد بن اسمٰعیل، مدرس نظامیہ بغداد، آپ شیخ الحدیث والتفسیر اور اپنے زمانے کے نامور فقیہ اور واعظ تھے۔ آپ نے دس سال سے زیادہ عرصہ تک نظامیہ بغداد میں مجلس درس و وعظ منعقد کی۔ آپ حدیث کی بڑی کتابیں پڑھاتے تھے جیسے صحیح مسلم، مسند اسحاق، تاریخ حاکم، سنن بیہقی اور دیگر کتب۔ (۱۳۷)

آپ کا درس تفسیر آزاد ہوتا تھا اور ان آیتوں اور سورتوں کے مطابق ہوتا تھا، جن کا شاگرد اور حاضرین مجلس آپ سے مطالبہ کرتے تھے۔ رجب ۵۶۹ھ میں ابن الشاشی کی معزولی کے بعد نظامیہ بغداد میں منصب تدریس پر فائز ہوئے۔ (۱۳۸) ۵۷۵ھ میں آپ عباسی خلیفہ ناصر الدین (۵۷۵ھ/۱۱۷۹ء۔ ۶۲۳ھ/۱۲۲۵ء) کی طرف سے بیعت لینے کے لیے موصل گئے۔ ۵۸۱ھ میں آپ تدریس سے الگ ہو گئے اور واپس قزوین چلے گئے، آپ کی جگہ ابو طالب کرخی تدریس کے منصب پر فائز ہوئے۔ (۱۳۹)

آپ کی ولادت رمضان المبارک ۵۱۲ھ میں قزوین میں ہوئی اور ۲۳ محرم ۵۹۰ھ میں قزوین میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔ (۱۴۰)

۷۰۔ سراج الدین النہرقلی: شیخ سراج الدین النہرقلی، شیخ النظامیہ، آپ ۶۴۹ھ میں قاضی ابوالفضل عبدالرحمٰن بن عبدالسلام کی وفات کے بعد بغداد کے قاضی القضاۃ بنے۔ (۱۴۱) ۶۵۴ھ میں آپ نے وفات پائی۔ (۱۴۲)

۷۱۔ سعید بن محمد بن عمر: سعید بن محمد بن عمر ابو منصور البزار، آپ نے حدیث کا سماع کیا۔ امام غزالی اور الکیا الہراسی سے فقہ سیکھی اور نظامیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ آپ نیک ارادہ، باوقار اور پرسکون شخص تھے۔ آپ نے ۵۳۹ھ میں وفات پائی۔ آپ کو ابو اسحاق کے پاس دفن کیا گیا۔ (۱۴۳)

۷۲۔ شمس الدین صاحبِ دیوان جوینی: شمس الدین صاحبِ دیوان جوینی، مدرس نظامیہ بغداد، ۶۷۱ھ میں آپ کے چچا علاء الدین عطا ملک صاحبِ دیوان، اربابِ دولت، فقہاء اور طلباء آپ کے درس میں حاضر ہوئے۔ ۶۸۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ (۱۴۴)

۷۳۔شمس الدین کیشی: محمد شمس الدین کیشی آپ ۶۶۵ھ میں بغداد آئے اور نظامیہ بغداد میں مدرس کے منصب پر فائز ہوئے۔آپ کے حلقہ درس میں حکماء وفضلاء حاضر ہوتے تھے۔۶۹۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۴۵)

۷۴۔صائن الدین ابومحمد عبدالعزیز الجبلی: صائن الدین ابومحمد عبدالعزیز الجبلی، الشافعی، فقیہ ومفتی مدرسہ نظامیہ بغداد، آپ نے شیخ ابواسحاق کی ''التنبیہ'' کی شرح کی ہے۔ربیع الاول ۶۳۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔(۱۴۶)

۷۵۔عبدالرحمٰن بن حسین بن محمد بن طبری: عبدالرحمٰن بن حسین بن محمد بن طبری، آپ ابوعبداللہ طبری، مدرس نظامیہ بغداد کے بیٹے اور ابواسحاق شیرازی کے شاگرد تھے۔ جمادی الثانی ۵۰۶ھ میں ابوبکر الشاشی کی معزولی کے بعد نظامیہ بغداد کے مدرس بنے۔(۱۴۷) دوبارہ شعبان ۵۱۳ھ میں اسعد المیہنی کی معزولی کے بعد سلطان سنجر کے حکم سے بغداد آئے اور نظامیہ میں تدریس کا منصب سنبھالا۔۵۳۰ھ اور بعض روایات کے مطابق ۵۳۱ھ میں آپ نے وفات پائی۔(۱۴۸)

۷۶۔عبدالقادر بن داؤد: عبدالقادر بن داؤد ابومحمد واسطی، فقیہ الشافعی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ کا لقب محبّ ہے۔آپ فاضل، دیندار اور نیک آدمی تھے۔آپ ایک زمانے تک مدرسہ نظامیہ میں باختیار رہے اور وہیں مشغول رہے۔۶۱۹ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۴۹)

۷۷۔عبدالقاہر بن محمد السہر وردی: عبدالقاہر بن محمد ابن عبداللہ، ابوالنجیب السہر وردی، آپ بیان کرتے تھے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں سے ہیں۔آپ نے حدیث کا سماع کیا اور فقہ سیکھی۔آپ مدرسہ نظامیہ بغداد میں مدرس تھے۔آپ صوفی بھی تھے، لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔آپ نے اپنے لیے ایک مدرسہ اور خانقاہ بنائی۔۵۶۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۵۰)

۷۸۔عبداللہ بن بکتاش الیفروز آبادی: عبداللہ بن بکتاش الیفروز آبادی، مدرس نظامیہ بغداد، آٹھویں صدی کے آخر میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۵۱)

۷۹۔علاء الدین ابوالحارث: علاء الدین ابوالحارث، ارسلان بن داود بن علی اترازی، مدرس نظامیہ بغداد، ۷۰۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۵۲)

۸۰۔علی بن ابی یعلی: علی بن ابی یعلی، آپ ابوالقاسم الدبوسی المتولی کے بعد نظامیہ کے مدرس بنے۔آپ نے حدیث کا سماع کیا۔ماہر فقیہ اور فائق جدلی تھے۔۴۸۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔(۱۵۳)

۸۱۔عمر بن برکۃ النہرقلی: عمر بن برکۃ النہرقلی، آپ مدرسہ نظامیہ بغداد میں مدرس تھے۔رمضان ۶۴۹ھ میں شیخ النظامیہ شیخ سراج الدین النہرقلی نے آپ کو تدریسِ مذکور کے ساتھ بغداد کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور خلعت سے

نوازا۔(۱۵۴)

۸۲۔ فتح بن موسیٰ بن حماد اموی جزیری: فتح بن موسیٰ بن حماد بن حماد بن عبداللہ بن علی بن یوسف نجم الدین ابونصر الاموی الجزیری القصری، جزیرہ خضراء میں رجب ۵۸۰ھ یا ۵۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ فقہ، اصول، نحو، عروض اور حکمت کے ماہر تھے۔ نظامیہ میں درس دیا کرتے تھے۔ پھر مصر چلے گئے اور اسیوط کے قاضی بنے۔ اتوار ۴ جمادی الاول ۶۶۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۵۵)

۸۳۔ مجد الدین ابوالعالی: مجد الدین ابوالعالی، مدرس نظامیہ بغداد، ۶۱۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۵۶)

۸۴۔ مجد الدین علی بن جعفر: مجد الدین علی بن جعفر، پہلے آپ نظامیہ بغداد میں مدرس تھے۔ پھر آپ مدرسہ بشیریہ چلے گئے اور آپ کی جگہ نور الدین ابوالبیان حلبی مقرر ہوئے۔ ۶۸۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۵۷)

۸۵۔ مجد الدین یحییٰ بن الربیع: مجد الدین یحییٰ بن الربیع، شیخ النظامیہ، پہلے آپ نظامیہ بغداد میں ہی مقیم تھے۔ آپ معید تھے، پھر سفارت لے کر غزنہ چلے گئے۔(۱۵۸) ربیع الاول ۵۹۸ھ میں آپ خلیفہ کی جانب سے مدرس کے منصب پر فائز ہو کر واپس لوٹے۔ آپ نے نظامیہ بغداد میں درس دیا۔ علماء اور اعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو قیمتی سیاہ خلعت اور سرمئی چادر سے نوازا گیا۔(۱۵۹) شوال ۶۰۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۶۰)

۸۶۔ محمد بن احمد بن عثمان دیباجی: ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان دیباجی، آپ نظامیہ بغداد میں مدرس تھے۔ نیز آپ نے نظامیہ بغداد اور جامع خلیفہ میں مجالسِ وعظ بھی منعقد کیں۔(۱۶۱) ۵۲۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

۸۷۔ محمد بن اسماعیل بن یوسف القزوینی: ابوالمناقب محمد بن اسماعیل بن یوسف القزوینی، ابی الخیر، مدرس نظامیہ بغداد، ۶۲۲ھ اور بعض روایات کے مطابق ۶۲۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۶۲)

۸۸۔ محمد بن جعفر بصری: عزالدین ابوالعز محمد بن جعفر بصری، سقوط بغداد کے وقت آپ نظامیہ میں مدرس تھے۔ سقوط کے بعد آپ نے دیگر مدارس میں بھی پڑھایا۔ آپ بغداد کے نائب قاضی بھی بنے۔ ۶۷۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۶۳)

۸۹۔ محمد بن علی بن الحسن بن ابی الصقر: محمد بن علی بن الحسن بن ابی الصقر ابوالحسن واسطی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ نے حدیث کا سماع کیا، شیخ ابواسحاق شیرازی سے فقہ سیکھی اور ادب پڑھا۔ آپ نے شعر بھی کہے، آپ کے اشعار میں سے ہے:

من قال لی جاہ ولی حشمة
ولی قبول عند مولانا

ولـــم یـــعـــد ذاک بـــنـــفـــع عـــلـــی

صـــدیـــقـــه لا کـــان مـــا کـــانـــا

''جس نے کہا مجھے جاہ وحشمت حاصل ہے اور مجھے میرے آقا کے ہاں قبولیت حاصل ہے اور اس نے اپنے دوست کو فائدہ نہیں دیا، تو وہ کچھ بھی نہیں ہے۔'' ۴۹۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۶۴)

۹۰۔محمد بن محمد بن عبداللہ عاقولی: غیاث الدین، محمد بن محمد بن عبداللہ عاقولی شافعی، مدرس نظامیہ بغداد، ۷۹۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۶۵)

۹۱۔محمد بن یحییٰ بن فضلان: ابوعبداللہ محی الدین محمد بن یحییٰ بن فضلان، ۶۱۴ھ عباسی خلیفہ ناصر نے آپ کو نظامیہ بغداد میں مدرس اور اس کے اوقاف کا نگران مقرر کیا۔(۱۶۶) آپ نظامیہ کے پہلے شافعی فقیہ ہیں جن کا مدرسہ مستنصریہ میں مدرس فقہ شافعی کے منصب کے لیے انتخاب ہوا۔(۱۶۷) ۶۳۱ھ میں آپ نے وفات پائی۔

۹۲۔محمود بن احمد زنجانی: شھاب الدین ابوالمناقب محمود بن احمد زنجانی، مدرس نظامیہ بغداد، آپ مدرسہ مستنصریہ میں بھی درس دیا کرتے تھے۔ ۶۵۶ھ سقوط بغداد کے موقع پر آپ شہید ہوئے۔(۱۶۸)

۹۳۔محی الدین بن عاقولی: محی الدین بن عاقولی، محمد بن عبداللہ، مدرس نظامیہ بغداد، ۷۶۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۶۹)

۹۴۔معین الدین سعید بن بزار: معین الدین سعید بن بزار، مدرس نظامیہ بغداد، ۵۳۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۷۰)

۹۵۔نجم الدین بادرائی: شیخ نجم الدین بادرائی، مدرس نظامیہ بغداد، (۱۷۱) آپ نے بغداد، حلب، دمشق اور مصر میں حدیث کا درس دیا۔ اور دمشق میں آپ نے مدرسہ بادرائیہ کی بنیاد رکھی اور اس کے قواعد وضوابط میں نظامیہ کی تقلید کی۔(۱۷۲) آپ امور مہمہ میں آفاق کے بادشاہوں کے پاس خلافت کے ایلچی اور سخت احوال کی اصلاح کرنے والے تھے۔(۱۷۳) ۶۵۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

۹۶۔نجم الدین محمد بن ابی العز: نجم الدین محمد بن ابی العز، مدرس نظامیہ بغداد، آپ ۶۸۷ھ میں نورالدین حلبی کی وفات کے بعد نظامیہ کے مدرس اور بغداد کے قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔(۱۷۴)

۹۷۔نصیرالدین فاروقی: نصیرالدین فاروق، ابوبکر عبداللہ بن عمر، ۶۷۲ھ میں آپ نے نظامیہ بغداد میں پڑھایا۔ ۷۰۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۷۵)

۹۸۔نورالدین عبدالغنی ابوالبیان حلبی: نورالدین عبدالغنی، المعروف ابوالبیان حلبی، آپ نظامیہ بغداد میں مدرس

تھے۔ مجد الدین علی بن جعفر، مدرس نظامیہ بغداد، کے مدرسہ بشیریہ جانے کے بعد ان کی جگہ آپ کا تقرر ہوا۔ ۶۸۷ھ میں آپ نے وفات پائی۔(۱۷۶)

۹۹۔ یحییٰ بن ربیع: یحییٰ بن ربیع، مدرس نظامیہ بغداد، ۶۳۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۱۷۷)

۱۰۰۔ یوسف بن ایوب بن یوسف بن الحسین: یوسف بن ایوب بن یوسف بن الحسین بن وھرۃ ابو یعقوب الھمذانی، الفقیہ، العالم، الزاہد، صاحب الکرامات والمقامات، آپ کی ولادت ۴۴۰ھ / ۴۴۱ھ میں بوزنجرد میں ہوئی۔(۱۷۸)

آپ ۴۶۰ھ کے بعد بغداد آئے اور ابو اسحاق شیرازی سے فقہ سیکھی اور ان کے ساتھ رہے حتی کہ اصول فقہ، مذہب اور خلاف میں یکتا ہوگئے۔ آپ نے قاضی ابوالحسین محمد بن علی المھتدی باللہ اور ابوالغنائم عبدالصمد بن علی بن المامون اور ابو جعفر محمد بن احمد بن المسلمۃ سے حدیث کا سماع کیا۔ اصبہان اور سمرقند میں بھی آپ نے سماع کیا۔ سماع کا اکثر حصہ آپ لکھ لیا کرتے تھے۔ پھر اس سے بے رغبت ہوگئے، اسے ترک کر دیا اور زہد و عبادت اور ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوگئے یہاں تک کہ دین کے سرداروں میں سے ایک سردار بن گئے۔(۱۷۹) آپ نے ۵۱۵ھ نظامیہ بغداد میں حدیث بیان کی اور مجلس وعظ قائم کی۔(۱۸۰) ربیع الاول ۵۳۵ھ میں ہرات اور بغشور کے درمیان بامیین کے مقام پر آپ کا انتقال ہوا۔(۱۸۱)

۱۰۱۔ یوسف بن عبداللہ دمشقی: یوسف بن عبداللہ، ابن بندار دمشقی، مدرس مدرسہ نظامیہ بغداد، آپ نے اسعد المیہنی سے فقہ سیکھی۔ اور مناظرہ میں مہارت حاصل کی۔ عراق کے شافعیہ کی ریاست آپ تک پہنچی۔ نظامیہ بغداد کے متولی بنے۔ آپ نے حدیث کا سماع کیا اور کرایا، مجلس وعظ منعقد کی۔ ۵۶۳ھ میں عباسی خلیفہ مستنجد باللہ (۵۵۵ھ / ۱۱۶۰ء۔ ۵۶۶ھ / ۱۱۷۰ء) نے آپ کو قہستان کا سفیر بنا کر بھیجا، راستے میں ہی آپ کا انتقال ہوگیا۔(۱۸۲)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ۴۵۷ھ/۱۰۶۷ء میں نظام الملک طوسی نے نظامیہ بغداد کی تعمیر کا آغاز کیا۔ دوسال بعد جب اس کی عمارت مکمل ہوئی تو بہت تزک و احتشام کے ساتھ اس کا افتتاح ہوا۔ یہ بغداد کی مرکزی درسگاہ تھی جسے اسلامی درسگاہوں میں شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔ ۷۹۷ھ/ ۱۳۹۵ء میں نظامیہ بغداد کو جامعہ مستنصریہ میں ضم کردیا گیا۔ (پی۔ کے۔ ہٹی، ہسٹری آف دی عربس، نیویارک، ۱۹۵۸ء، ص۴۱۱)

۲۔ نظام الملک ابوعلی حسن بن علی طوسی ۴۰۹ھ میں پیدا ہوا۔ سلجوقی سلطان الپ ارسلان اور اس کے جانشین ملک شاہ کے زمانے میں تیس سال تک منصب وزارت پر فائز رہا۔ ۴۸۵ھ میں ایک باطنی کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

۳۔ نوراللہ کسائی، ڈاکٹر، مدارس نظامیہ وتاثیرات علمی واجتماعی آن، تہران، چاپخانہ سپھر، چاپ دوم، ۱۳۶۳ء، ص۷۶

۴۔ عبدالرزاق کانپوری، ''نظام الملک طوسی''، نفیس اکیڈمی، کراچی، طبع دوم، ۱۹۶۰ء، ص۵۳۱

۵۔ عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی الجوزی، ''المنتظم فی تاریخ الملوك والامم ''، طبع اول، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد دکن، ۱۳۵۹ھ، ج۱۰، ص۲۴۴

۶۔ جمال الدین عبدالرحیم الاسنوی، ''طبقات الشافعية''، بیروت، دارالکتب العلمیہ طبع اول، ۱۹۸۶ء، ج۱، ص۲۰۷

۷۔ سبط ابن جوزی، ''مرآة الزمان فی تاریخ الاعیان''، حیدرآباد، انڈیا، ۱۳۷۰ھ، ص۷۵

۸۔ عمادالدین ابی الفداء اسماعیل ابن عمر بن کثیر، ''البداية والنهاية فی التاريخ''، مطبعۃ السعادۃ مصر، ت ن، ج۱۲، ص۲۷۳

۹۔ ایضاً، ص۱۲۴

۱۰۔ ابوالعباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان، ''وفيات الاعيان وانباء ابناء الزمان ''، تحقیق: ڈاکٹر احسان عباس، منشورات الرضی قم، ۱۳۶۴ء، ج۱، ص۲۹

۱۱۔ ایضاً، ص۳۱

۱۲۔ ایضاً، ص۲۹

۱۳۔ تاج الدین ابی النصر عبدالوهاب ابن تقی الدین السبکی، ''طبقات الشافعية الكبرى ''، طبع اول، مطبعہ حسینیہ مصر، ت ن، ج۴، ص۲۱۰۔۲۱۹

۱۴۔ ابن کثیر، ج۱۲، ص۱۲۵

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ابن خلکان، ج۱، ص۳۱

۱۷۔ ایضاً، ج۳، ص۱۳۹

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ ابن کثیر، ج۱۳، ص۴۶

۲۱۔ اسنوی، ج۲، ص۱۳۹

۲۲۔ ابن خلکان، ج۳، ص۳۳۷

۲۳۔ ایضاً، ص۲۸۶

۲۴۔ ابن کثیر، ج۱۲، ص۱۷۲

۲۵۔ جوزی، المنتظم، ج۹، ص۱۲۹۔۱۳۰

۲۶۔ ابن خلکان، ج۳، ص۲۸۹

۲۷۔ ایضاً، ج۵، ص۱۴۸

۲۸۔ ابن کثیر، ج۱۲، ص۳۰۵

۲۹۔ ابوالحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن اثیر، ''الکامل فی التاریخ''، دارالاحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۶ء، ج۸، ص۱۴۹

۳۰۔ ابن کثیر، ج۱۲، ص۲۷۳

۳۱۔ ابن خلکان، ج۳، ص۱۳۹

۳۲۔ اسنوی، ج۱، ص۵۳۴

۳۳۔ ابن کثیر، ج۱۲، ص۱۹۴

۳۴۔ ابن خلکان، ج۱، ص۹۹

۳۵۔ ایضاً، ص۲۰۷۔۲۰۸

۳۶۔ جوزی، المنتظم، ج۹، ص۲۴۶

۳۷۔ جلال الدین ہمائی، ''غزالی نامہ''، انتشارات فروغی، تہران، طبع دوم، ص ۳۱۸

۳۸۔ ابن خلکان، ج۱، ص۹۷

۳۹۔ ابن اثیر، ج۸، ص۱۴۴۔۱۵۲

۴۰۔ اسنوی، ج۱، ص۵۲۶

۴۱۔ ابن اثیر، ج۱۰، ص۵۷

۴۲۔ اسنوی، ج۱، ص۲۷۱

۴۳۔ سبکی، ج۷، ص۲۸۷

۴۴۔ ناجی معروف، علماء النظامیات و مدارس المشرق الاسلامی، مطبعۃ الارشاد، بغداد، ۱۳۹۳/ ۱۹۷۳ء، ص۲۴

۴۵۔ ابن کثیر، ج۱۳، ج۱۵۸

۴۶۔ ایضاً، ص۱۴۸

۴۷۔ جوزی، المنتظم، ج۱۰، ص۲۲۵

۴۸۔ ابن خلکان، ج۳،ص ۲۰۴

۴۹۔ ایضاً،ص ۲۰۵

۵۰۔ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی،''الوافی بالوفیات''، دارالنشر شتانیر، ویسبادن آلمان، ۱۹۶۱ء، ج۱،ص ۱۴۴

۵۱۔ ابن خلکان، ج۳،ص ۲۲۶

۵۲۔ ایضاً،ص ۲۲۷

۵۳۔ ایضاً، ج۵،ص ۱۴۸

۵۴۔ سبکی، ج۶،ص ۱۳۳

۵۵۔ ابن کثیر، ج۱۲،ص ۳۳۷

۵۶۔ ابن خلکان، ج۴،ص ۲۲۰

۵۷۔ مدرسین اور طالب علموں کے درمیان معید کا منصب ہوتا تھا۔ انہیں دہرائی کرنے والا (Repetitor) بھی کہا جاتا تھا۔ معید حاضرین کے ساتھ بیٹھتا اور لیکچر سنتا تھا۔ جب درس ختم ہوجاتا تو معید کا کام شروع ہوجاتا۔ مختلف درسگاہوں کے علمی معیار میں فرق ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی ایک ہی شخص ایک مدرسے میں معلم اور دوسرے میں معید کے فرائض انجام دیتا تھا۔ اکثر اوقات یہ خدمت قابل ترین طلبہ کو سپرد کی جاتی تھی۔ جن کا انتخاب حلقہ درس سے ہوتا تھا۔ (جارج مقدیسی، The Rise of Colleges، ایڈنبرگ یونیورسٹی پریس، ۱۹۸۱ء، ص ۱۹۳)

۵۸۔ جوزی، المنتظم، ج۹،ص ۱۶۶

۵۹۔ ابن خلکان، ج۴،ص ۲۲۱

۶۰۔ ابن کثیر، ج۱۲،ص ۱۷۷

۶۱۔ ابوسعد عبدالکریم بن محمد سمعانی،''الانساب''، تحقیق: عبدالرحمٰن بن یحییٰ معلمی، حیدرآباد دکن، ۱۹۶۲ء ج۱،ص ۱۷۳۔۱۷۴

۶۲۔ ابن کثیر، ج۱۳،ص ۱۵۸

۶۳۔ ابن خلکان، ج۴،ص ۲۱۶

۶۴۔ ایضاً،ص ۲۱۸

۶۵۔ سبکی، ج۴، ۱۰۷

۶۶۔ ابن خلکان، ج۴،ص ۲۱۷

۶۷۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۱۴/۲،ص ۴۸۲

۶۸۔ ابن خلکان، ج۴،ص ۲۱۷

۶۹۔ ابوحامد محمد بن محمد بن احمد الغزالی،''المنقذ من الضلال''، مطبعۃ السعادۃ، قاہرہ، ت ن،ص ۸۸

۷۰۔ ابن خلکان، ج۴،ص ۲۱۷

۷۱۔ ایضاً،ص ۲۱۸

۷۲۔ ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ت ن، ج۱،ص ۱۶۱۔ بحوالہ: امام غزالی،''مکتوبات امام

غزالی''، ص۱۹

۷۳۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۲/۱۴، ص۴۸۳

۷۴۔ ابن خلکان، ج۴، ص۲۱۸

۷۵۔ ابوالحسن علی ندوی، ص۱۸۹۔ بحوالہ: ابن عساکر، ''تبیین کذب المفتری''، ص۲۹۶

۷۶۔ ابن خلکان، ج۴، ص۲۱۹

۷۷۔ ایضاً، ج۶، ص۱۹۱

۷۸۔ ایضاً

۷۹۔ ایضاً، ص۱۹۲

۸۰۔ ایضاً، ص۱۹۶

۸۱۔ ابن اثیر، ج۹، ص۳۰۵

۸۲۔ ابن کثیر، ج۱۳، ص۸۶

۸۳۔ ایضاً، ج۱۲، ص۹۸

۸۴۔ ایضاً، ص۱۲۴

۸۵۔ ابن خلکان، ج۳، ص۲۱۸

۸۶۔ ابن کثیر، ج۱۲، ص۱۲۸

۸۷۔ اسنوی، ج۱، ص۲۰۷

۸۸۔ ابن کثیر، ج۱۲، ص۱۵۲

۸۹۔ ایضاً، ص۱۳۶

۹۰۔ ابن کثیر، ۱۳، ص۵۳

۹۱۔ ایضاً، ص۵۴

۹۲۔ سبکی، ج۷، ص۲۸۹

۹۳۔ ابن خلکان، ج۳، ص۱۰۲

۹۴۔ ایضاً

۹۵۔ ابن کثیر، ج۱۲، ص۳۲۶

۹۶۔ ایضاً، ص۱۶۸

۹۷۔ سعید نفیسی، ''مدرسہ نظامیہ بغداد''، مشمولہ مجلہ مھر، تہران، ۱۳۱۷، س۲، ش۲

۹۸۔ ابن خلکان، ج۵، ص۱۴۸

۹۹۔ ایضاً

۱۰۰۔ جوزی، المنتظم، ج۱۰، ص۱۱۳

۱۰۱۔ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، ''بغیة الوعاۃفی طبقات اللغویین و النحاۃ''، مطبعۃ السعادۃ، مصر، ۱۳۲۶ھ، ص ۴۰۱

۱۰۲۔ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج ۷، ص ۴۹۱۔۴۹۲

۱۰۳۔ جوزی، المنتظم، ج ۱۰، ص ۱۱۸

۱۰۴۔ ابن کثیر، ج ۱۲، ص ۲۲۰

۱۰۵۔ ایضاً، ص ۱۲۶

۱۰۶۔ ابن خلکان، ج ۳، ص ۲۱۷

۱۰۷۔ ایضاً، ص ۲۱۸

۱۰۸۔ جوزی، المنتظم، ج ۹، ص ۱۲

۱۰۹۔ ابن کثیر، ج ۱۲، ص ۱۲۶

۱۱۰۔ جوزی، المنتظم، ج ۱۰، ص ۲۴۴

۱۱۱۔ ایضاً، ج ۹، ص ۲۴۶

۱۱۲۔ کمال الدین ابوالفضل ابن فوطی، الحوادث الجامعہ فی المایۃ السابعہ، مطبعۃ الفرات، بغداد، ۱۳۵۱ھ، ص ۶۲

۱۱۳۔ ابن کثیر، ج ۱۲، ص ۱۹۶

۱۱۴۔ ایضاً، ص ۱۹۷

۱۱۵۔ ایضاً، ص ۲۱۲

۱۱۶۔ ایضاً، ص ۱۹۸

۱۱۷۔ ایضاً، ص ۲۰۲

۱۱۸۔ ابن خلکان، ج ۲، ص ۴۰۸

۱۱۹۔ ایضاً، ص ۴۰۹

۱۲۰۔ ایضاً، ج ۴، ص ۱۵۲

۱۲۱۔ ابن کثیر، ج ۱۳، ص ۶۹

۱۲۲۔ ایضاً، ص ۷۰

۱۲۳۔ ابن خلکان، ج ۴، ص ۱۵۳

۱۲۴۔ ایضاً، ص ۲۵۳

۱۲۵۔ اسنوی، ج ۱، ص ۲۰۸

۱۲۶۔ ابن خلکان، ج ۴، ص ۲۵۳

۱۲۷۔ جوزی، المنتظم، ج ۱۰، ص ۲۲۵

۱۲۸۔ ابن اثیر، ج ۸، ص ۳۲۴۔۳۲۵

۱۲۹۔ ابن فوطی، حوادث الجامعۃ، ص ۱۸۸

۱۳۰۔ ابن کثیر، ج ۱۲، ص ۳۳۴

۱۳۱۔ ابن اثیر، ج ۹، ص ۲۰۵

۱۳۲۔ ابن خلکان، ج ۷، ص ۸۴

۱۳۳۔ ایضاً، ص ۸۷

۱۳۴۔ ایضاً، ص ۹۹

۱۳۵۔ ابن کثیر، ج ۱۳، ص ۲۱

۱۳۶۔ ابن خلکان، ۱، ص ۱۰۹

۱۳۷۔ سبکی، ج ٦، ص ۸۔۱۰

۱۳۸۔ ابن خلکان، ج ۷، ص ۸۷

۱۳۹۔ ابن اثیر، ج ۹، ص ۲۷۱۔ نیز دیکھیے: جوزی، المنتظم، ج ۱۰، ص ۲۴۴

۱۴۰۔ ابن خلکان، ج ۵، ص ۳۱۸

۱۴۱۔ ابن کثیر، ج ۱۳، ص ۳۲۴

۱۴۲۔ ناجی معروف، علماء النظامیات، ص ۲۴

۱۴۳۔ ابن کثیر، ج ۱۲، ص ۲۱۹

۱۴۴۔ ابن فوطی، حوادث الجامعۃ، ص ۴۳۷۔۴۳۹

۱۴۵۔ ایضاً، ص ۴۲۰

۱۴۶۔ ابن کثیر، ج ۱۳، ص ۱۴۳

۱۴۷۔ ایضاً، ج ۱۲، ص ۱۷۴

۱۴۸۔ جوزی، المنتظم، ص ۹، ج ۱۷۱۔ ۲۰۶

۱۴۹۔ ابن کثیر، ج ۱۳، ص ۹۸

۱۵۰۔ ایضاً، ج ۱۲، ص ۲۵۴

۱۵۱۔ ڈاکٹر احمد شلبی کی تحقیق کے مطابق ایفروز آبادی نظامیہ کے آخری طلباء میں سے تھے۔ ان کے بعد نظامیہ کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ وہ لکھتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ یہ ادارے اسی وقت یعنی نویں صدی ہجری کے شروع میں معدوم ہو گئے تھے۔ اس مفروضے کی تائید کے لیے ہمارے پاس اور ثبوت بھی موجود ہیں۔ اس زمانے میں بغداد کے ترکمانی حکمران شام میں مصریوں کے خلاف اور اناطولیہ میں ایرانیوں اور ترکوں کے خلاف جنگ آزما تھے، اور یہ جنگ اس قدر تباہ کن تھی کہ بہت سی عمارتیں اور ادارے نیست و نابود ہو گئے۔ یقین ہے کہ نظامیہ بھی ان ہی تباہ کاریوں کی نذر ہو گیا۔ علاوہ ازیں ان جنگوں کے بعد زبردست مالی بحران رونما ہوا۔ حکمرانوں نے کالج کی اوقاف ضبط کر لیں اور ادارہ کو از سرِ نو تعمیر کرنے کی طرف توجہ نہ دی۔ کچھ ہی دنوں بعد یہ علاقہ نجی املاک میں شامل کر لیا گیا۔ اس افسوسناک طریقے پر یہ عظیم الشان کالج ختم ہو گیا۔ (احمد شلبی، تاریخ تعلیم و تربیت اسلامیہ، مترجمہ: محمد حسین خان زبیری، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹٦۳ء، ص ۱۱۹)

۱۵۲۔ ناجی معروف، ص ۲۵

۱۵۳۔ ابن کثیر، ج ۱۲، ص ۱۳۵۔۱۳۶

۱۵۴۔ ایضاً، ج ۱۳، ص ۱۸۱

۱۵۵۔ سیوطی، ص ۴۷۲

۱۵۶۔ ابن اثیر، ج ۹، ص ۷۶

۱۵۷۔ ابن فوطی، ص ۴۳۴

۱۵۸۔ ابن ساعی، تاج الدین ابوطالب علی بن انجب ''الجامع المختصر فی عنوان التواریخ و عیون السیر''، تحقیق: مصطفیٰ جواد، مطبعۃ السریانیہ، بغداد، ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء، ج ۹، ص ۲۹۷۔۲۹۸

۱۵۹۔ ابن کثیر، ج ۱۳، ص ۳۲

۱۶۰۔ ابن اثیر، ج ۹، ص ۲۵۸

۱۶۱۔ سبکی، ج ۶، ص ۸۸۔۸۹

۱۶۲۔ ابن الدبیثی ابوعبداللہ محمد بن سعید ''ذیل تاریخ مدینۃ السلام بغداد''، تحقیق: بشار عواد، بغداد، ۱۹۷۴ء، ص ۱۵۴

۱۶۳۔ ابن فوطی، ص ۲۷۷

۱۶۴۔ ابن کثیر، ج ۱۲، ص ۱۶۵

۱۶۵۔ ناجی معروف، ص ۲۵

۱۶۶۔ ابوالعباس احمد بن علی قلقشندی ''صبح الاعشی فی صناعۃ الانشاء''، مطبعۃ الامیریہ، قاہرہ، ۱۳۳۸ھ، ج ۱۰، ص ۲۹۲

۱۶۷۔ اسنوی، ج ۲، ص ۳۷۷

۱۶۸۔ سبکی، ج ۸، ص ۳۶۸

۱۶۹۔ ناجی معروف، ص: ۲۵

۱۷۰۔ شہاب الدین عبدالرحمٰن ابوشامہ ''الروضتین فی اخبار الدولتین النوریہ والصلاحیہ''، تحقیق: محمد حلمی، قاہرہ، ۱۹۵۶ء، ج ۷، ص ۸۶

۱۷۱۔ ابن کثیر، ج ۱۳، ص ۱۷۴

۱۷۲۔ اسنوی، ج ۱، ص ۲۷۷

۱۷۳۔ ابن کثیر، ج ۱۳، ص ۱۹۶

۱۷۴۔ ابن فوطی، ص ۴۵۶

۱۷۵۔ ایضاً، ص ۳۷۶

۱۷۶۔ ایضاً، ص ۴۳۴۔۴۵۶

۱۷۷۔ شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت حموی ''معجم الادبا''، مصر، ۱۹۲۳ء، ج ۷، ص ۶۵

۱۷۸۔ ابن خلکان، ج ۷، ص ۸۰

۱۷۹۔ ایضاً،ص ۷۸

۱۸۰۔ ایضاً

۱۸۱۔ ابن خلکان، ج ۷، ص ۸۰

۱۸۲۔ اسنوی، ج ۱، ص ۲۶۳